سورة طٰهٰ

Review - جائزہ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

طٰهٰ ۚ ﴿۱﴾ مَاۤ اَنۡزَلۡنَا عَلَیۡكَ الۡقُرۡاٰنَ لِتَشۡقٰۤی ۙ ﴿۲﴾ اِلَّا تَذۡكِرَةً لِّمَنۡ یَّخۡشٰی ۙ ﴿۳﴾ تَنۡزِیۡلًا مِّمَّنۡ خَلَقَ الۡاَرۡضَ وَ
السَّمٰوٰتِ الۡعُلٰی ؕ ﴿۴﴾ اَلرَّحۡمٰنُ عَلَی الۡعَرۡشِ اسۡتَوٰی ﴿۵﴾ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الۡاَرۡضِ وَ مَا بَیۡنَهُمَا وَ
مَا تَحۡتَ الثَّرٰی ﴿۶﴾ وَ اِنۡ تَجۡهَرۡ بِالۡقَوۡلِ فَاِنَّهٗ یَعۡلَمُ السِّرَّ وَ اَخۡفٰی ﴿۷﴾ اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَهُ الۡاَسۡمَآءُ
الۡحُسۡنٰی ﴿۸﴾ وَ هَلۡ اَتٰىكَ حَدِیۡثُ مُوۡسٰی ۘ ﴿۹﴾ اِذۡ رَاٰ نَارًا فَقَالَ لِاَهۡلِهِ امۡكُثُوۡۤا اِنِّیۡۤ اٰنَسۡتُ نَارًا لَّعَلِّیۡۤ
اٰتِیۡكُمۡ مِّنۡهَا بِقَبَسٍ اَوۡ اَجِدُ عَلَی النَّارِ هُدًی ﴿۱۰﴾ فَلَمَّاۤ اَتٰىهَا نُوۡدِیَ یٰمُوۡسٰی ؕ ﴿۱۱﴾ اِنِّیۡۤ اَنَا رَبُّكَ فَاخۡلَعۡ
نَعۡلَیۡكَ ۚ اِنَّكَ بِالۡوَادِ الۡمُقَدَّسِ طُوًی ؕ ﴿۱۲﴾ وَ اَنَا اخۡتَرۡتُكَ فَاسۡتَمِعۡ لِمَا یُوۡحٰی ﴿۱۳﴾ اِنَّنِیۡۤ اَنَا اللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ
اَنَا فَاعۡبُدۡنِیۡ ۙ وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكۡرِیۡ ﴿۱۴﴾ اِنَّ السَّاعَةَ اٰتِیَةٌ اَكَادُ اُخۡفِیۡهَا لِتُجۡزٰی كُلُّ نَفۡسٍۭ بِمَا تَسۡعٰی
﴿۱۵﴾ فَلَا یَصُدَّنَّكَ عَنۡهَا مَنۡ لَّا یُؤۡمِنُ بِهَا وَ اتَّبَعَ هَوٰىهُ فَتَرۡدٰی ﴿۱۶﴾

سُوْرَۃُ طٰہٰ

- نام سُوْرَۃُ طٰہٰ – اسی کلمے سے سورۃ کا آغاز ہوا، اس سورت کا ایک نام سورۃ کلیم بھی ہے (موسیٰ علیہ السلام کے تذکرے سے)
- سورت کا حجم : سورت کی آیات کی تعداد 135 ہے اور اس میں 8 رکوع ہیں
- زمانۂ نزول – یہ سورت مکہ میں نازل ہوئی۔ اس کا زمانہ نزول سورۃ مریم کے زمانے کے قریب ہی کا ہے۔ ممکن ہے یہ ہجرت حبشہ کے زمانے میں یا اس کے بعد نازل ہوئی ہو۔ یہ بات یقینی ہے کہ یہ سورت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قبول اسلام سے پہلے یہ سورۃ نازل ہو چکی تھی۔
- مشہور روایت کے مطابق حضرت عمرؓ جب نبی ﷺ کو قتل کرنے نکلے تو راستے میں کسی نے بتایا کہ ان کی بہن اور بہنوئی پہلے ہی اسلام قبول کر چکے ہیں۔ حضرت عمر غصے میں ان کے گھر پہنچے جہاں وہ حضرت خبابؓ بن ارت سے قرآن کا ایک صحیفہ سیکھ رہے تھے۔ صحیفہ چھپا دیا گیا، مگر حضرت عمر سن چکے تھے، انہوں نے بہنوئی کو مارا اور پھر بہن کو بھی زخمی کر دیا۔ مگر جب دونوں نے ڈٹ کر اپنے ایمان کا اظہار کیا تو حضرت عمر نرم پڑ گئے اور صحیفہ پڑھنے کی خواہش ظاہر کی۔ غسل کے بعد جب انہوں نے وہ صحیفہ پڑھا جو سورۃ طٰہٰ پر مبنی تھا تو بے ساختہ کہا: "کیا خوب کلام ہے"۔ حضرت خبابؓ نے باہر آکر خوشخبری دی کہ نبی ﷺ نے گزشتہ روز دعا کی تھی کہ یا اللہ، ابو جہل یا عمر میں سے کسی کو اسلام کے لیے چن لے۔ یہ سن کر حضرت عمرؓ متاثر ہوئے اور فوراً نبی ﷺ کے پاس جا کر اسلام قبول کر لیا۔ (حضرت عمرؓ کے قبولِ اسلام کا واقعہ ہجرتِ حبشہ کے بعد پیش آیا)
- مرکزی مضمون – اللہ تعالیٰ کی عظمت، اس کی توحید، اور انبیاء کی جدوجہد کو نمایاں کرتے ہوئے، سورۃ طٰہٰ اہلِ ایمان کو دعوت دیتی ہے کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعوتی زندگی سے سبق لیں، قرآن کو رہنما بنائیں، اور ابلیسی ہتھکنڈوں کا مقابلہ کرتے ہوئے، اپنے دور کے فرعونوں کے خلاف صبر، استقامت اور اللہ پر توکل کے ساتھ ڈٹ جائیں۔

سُوْرَةُ طٰهٰ

○ سورت کے مضامین:

1. اللہ تعالیٰ نبوت کسی رسمی اعلان یا تقریب کے ذریعے عطا نہیں کرتا، بلکہ ہمیشہ اسے راز کے انداز میں، جیسا کہ حضرت موسیٰ کو دی گئی، عطا فرماتا ہے۔اسی طرح محمد ﷺ کی نبوت کا اعلان بھی اسی فطری انداز میں ہوا اور یہ کوئی انوکھا واقعہ نہیں

2. جو پیغام محمد ﷺ دے رہے ہیں یعنی توحید اور آخرت، وہی پیغام اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ان کی نبوت کے وقت دیا تھا۔اور جیسے آج محمد ﷺ قریش کے مقابلے میں تنہا کھڑے ہیں، ویسے ہی موسیٰؑ کو بھی بغیر کسی ظاہری طاقت کے فرعون جیسے جابر بادشاہ کے مقابلے پر مامور کیا گیا، کوئی لاؤ لشکر اس کے ساتھ نہ تھے

3. فرعون نے بھی موسیٰؑ کے خلاف وہی الزامات، فریب اور ظلم کے طریقے آزمائے جو آج اہل مکہ محمد ﷺ کے خلاف استعمال کر رہے ہیں۔ مگر انجام میں اللہ کا نبی کامیاب ہوا اور فرعون ذلیل و خوار ہوا۔اس مثال کے ذریعے مسلمانوں کو غیر علانیہ تسلی دی گئی ہے کہ اللہ کی تائید یافتہ دعوت بالآخر غالب ہوتی ہے۔

4. جادوگروں کی مثال سے یہ دکھایا گیا کہ حق واضح ہو جائے تو سچے لوگ کسی جبر یا انتقام سے نہیں گھبراتے۔

5. بنی اسرائیل کی تاریخ سے ایک شہادت کہ دیوتاؤں اور معبودوں کے گھڑے جانے کی ابتدا کس مضحکہ انگیز طریقے سے ہوا کرتی ہے، تمام انبیاء ہمیشہ اس شرک اور بت پرستی کے خلاف ڈٹے رہے، جیسا کہ آج محمد ﷺ کر رہے ہیں۔ یہ نبوت کی تاریخ میں کوئی پہلا واقعہ نہیں ہے۔

سُوْرَةُ طٰهٰ

- سابقہ سورت (سُوْرَةُ مَرْيَم) سے ربط - سُوْرَة مریم میں عیسائیوں کو توحید پر قائل کرنے کے لیے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی سے استدلال تھا

اس سورت (سُوْرَة طٰهٰ) میں یہودیوں کو قائل کرنے کے لیے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی سے استدلال ہے اور آپ کی دعوت سے توحید کا اثبات فراہم کیا گیا ہے

- ان دو سورتوں میں اہل کتاب کو دعوت و تبلیغ کے لیے سامانِ دعوت و تربیت موجود ہے جو ہجرتِ حبشہ سے پہلے مطلوب تھا
- مشرکین مکہ بھی اول درجے میں توحید کی اس دعوت و تبلیغ کے مخاطبین میں شامل ہیں
- اگلی سورت (سُوْرَةِ الْاَنْبِيَآء) سے ربط - سُوْرَة الْاَنبیاء میں 16 انبیائے کرام کی تاریخ، ان کے کردار اور ان کے کارناموں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ نبی کریم ﷺ کو ابراہیم علیہ السلام کا وارث ٹھہرایا گیا ہے اور رحمت اللعالمین بھی
- اس سورۃ میں تعلیمات واخلاق کے ذیل میں: ذکر الٰہی، خشیت، ہدایت، عمل صالح، تزکیہ نفس، تسبیح اور اقامت صلوٰۃ کا حکم، صبر اور استقامت شامل ہیں ہے
- جن اخلاقی رذائل سے بچنے کی تلقین ہے ان میں: جھوٹ، سرکشی، اسراف، دین سے اعراض اور ہر قسم کی نافرمانی سے بچنا
- اس سورۃ کا ایک خاص رنگ ہے، جو پوری سورۃ پر نظر آتا ہے اس کو پڑھ کر قلب کے اندر میں خوف خدا اور خشوع پیدا ہوتا ہے۔ دل میں سکون اور طمانیت پیدا ہوتی ہے۔ اکڑی گردنیں جھک جاتی ہیں۔
- سورت کے الفاظ میں ایک دل آویز صوتی ترنم ہے - نہایت نرم، دل نشین اور تازگی سے بھرپور۔ اس کے فواصل میں 'الفِ مقصورہ' کا مسلسل استعمال کیا گیا ہے، جو نہ صرف سورت کے واقعات اور مقدمات کے ساتھ ہم آہنگ ہے بلکہ اس کے مرکزی مضمون کی تاثیر کو بھی دوچند کر دیتا ہے

سُوْرَةُ طٰهٰ

⇦ سورۃ کا آغاز اور اختتام — دونوں میں قرآن کا تعارف اور نبی اکرم ﷺ کو تسلی:

○ قرآن بوجھ نہیں ہے (وَمَا أَنزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْءَانَ لِتَشْقَىٰٓ)

○ یہ قرآن سراسر ایک یاددہانی اور نصیحت ہے (إِلَّا تَذْكِرَةً لِّمَن يَخْشَىٰ)

○ عربی زبان میں قرآن کی تنزیل اور وعید کا مقصد اللہ کے غضب سے بچانا اور غور و فکر کی صلاحیت پیدا کرنا (وَكَذَٰلِكَ أَنزَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا وَصَرَّفْنَا فِيهِ مِنَ الْوَعِيدِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ أَوْ يُحْدِثُ لَهُمْ ذِكْرًا) [20:113]

○ قرآن سے اعراض کی سزا دنیا میں معیشت کی تنگی کی صورت میں اور قیامت کے روز اندھا بنا کر اٹھایا جانا (I) (وَمَنْ أَعْرَضَ عَن ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنكًا وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمَىٰ) [20:124] (II) مَّنْ أَعْرَضَ عَنْهُ فَإِنَّهُ يَحْمِلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وِزْرًا۔ جو کوئی اِس (قرآن) سے منہ موڑے گا وہ قیامت کے دن سخت بارِ گناہ اٹھائے گا [20:100]

⇦ اللہ کی (توحید) الوہیت واشگاف انداز میں:

○ قرآن کی دعوت کا مقصد اثباتِ توحید اور صفاتِ حسنیٰ کی اشاعت (اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ) [20:8]

○ اللہ ایک الٰہ واحد کی عبادت کرنا چاہیے - (إِنَّنِي أَنَا اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدْنِي) [20:14]

○ اللہ کے ذکر کے قیام کے لیے نماز کا قیام - (وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي) [20:14]

○ عقل مند لوگ ہی اہلِ توحید — جو تاریخ سے سبق حاصل کرتی ہیں (....إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّأُولِي النُّهَىٰ) [20:128]

آیات 135

سُوْرَةُ طٰهٰ

مكية

طه ﴿١﴾ مَا أَنزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لِتَشْقَىٰ ﴿٢﴾

اللہ تعالیٰ کی عظمت، توحید، رسولوں کی جدوجہد اور اللہ پر توکل - اہل ایمان ! موسیٰ علیہ السلام کی دعوتی زندگی سے سبق لے کر، قرآن کی معیت میں، ابلیس کا مقابلہ کرتے ہوئے اپنے وقت کے فرعون کا صبر اور استقامت سے مقابلہ کرو

نبی اکرم ﷺ کو خطاب و تسلی

آیات 1-8

نبی ﷺ کی دل جوئی، حوصلہ افزائی- آپ کی دعوت کا منہج
قرآن کی عظمت واہمیت
دعوت کا اثر— خشیت رکھنے والے دلوں پر

قصہ موسیٰ علیہ السلام

آیات 9-98

آیات 9 تا 16
وادی مقدس طویٰ میں موسیٰ علیہ السلام نبوت ورسالت سے سرفراز ہونا

آیات 55 تا 76
موسیٰ اور فرعون کے جادوگروں کے درمیان مقابلہ

آیات 17 تا 47
موسیٰؑ کو معجزات کا عطا کیا جانا-ہارونؑ کو مددگار بنانے کی دعا اور قبولیت

آیات 77 تا 82
فرعون اور اس کے لشکر کی غرقابی

آیات 48 تا 54
فرعون کے پاس انذار و دعوت کے لیے جانے کا حکم - موسیٰ اور فرعون کے درمیان اس کے دربار میں مکالمہ

آیات 83 تا 98
بنی اسرائیل پر اللہ تعالیٰ نے جو احسانات فتنہ سامری-اس کے اسباب وعواقب

نبی ﷺ کی طرف خطاب اور التفات

آیات 99 -135

آیات 99 تا 114
یومِ قیامت کی سزا اور اس کے مناظر
آپ ﷺ کو عدم عجلت کی تلقین

آیات 115 تا 128
قصہ آدم و ابلیس و سجودِ ملائکہ
قانونِ جزا و سزا

آیات 129 تا 135
ماضی کی اقوام کے انجام سے نصیحت
آپ ﷺ کو صبر کی تلقین- ہدایات

سُوْرَةُ طٰهٰ

رکوع 1

- قرآن کی عظمت کا بیان - یہ قرآن خالقِ کائنات کی طرف سے نازل ہوا ہے تاکہ لوگوں کو حقائق کی یاد دہانی کرائی جائے، اور آپ ﷺ نے یہ ذمہ داری پوری طرح ادا کر دی۔ جو لوگ اللہ اور آخرت سے ڈرتے ہیں وہ اس سے نصیحت پائیں گے، اس لیے آپ ﷺ غافل لوگوں کی محرومی پر غم نہ کریں
- آپ ﷺ کو تسلی
- حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کی داستان حیات (کا آغاز)
- داستانِ موسیٰ علیہ السلام (بطورِ تذکیر بایام اللہ) اور آپ ﷺ کو تسلی کہ بالآخر جس طرح موسیٰ علیہ السلام کامیاب ہوئے، آپ اور آپ کی دعوت بھی کامیاب ہوگی

حضرت موسیٰ (علیہ السلام) پر ظہورِ نبوت اور ان سے اللہ تعالیٰ کی پہلی گفتگو اور ابتدائی ہدایات کی تفصیل

رکوع 2

موسیٰ علیہ السلام کی ایمان افروز دعائیں اور ان کی قبولیت

- موسیٰ علیہ السلام کی التجا، کہ اے اللہ ! میرا سینہ کھول دے، میری زبان میں روانی پیدا کر دے، تاکہ لوگ میری دعوت کو سمجھ سکیں۔ میرے بھائی ہارون کو بھی میرے ساتھ اس کام میں شریک فرمادے۔ اللہ نے یہ دعائیں قبول فرمائیں
- موسیٰ علیہ السلام کی منصبی ذمہ داریوں کی ادائیگی کے لیے دعا
- انسانوں کی نسبت سے عائد ذمہ داریوں کے حوالے سے نبی اور دنیاپرست لیڈروں میں فرق۔
- حضرت موسیٰ کی حفاظت کے لیے خدائی انتظامات
- موسیٰ وہارون علیہما السلام کو فرائضِ رسالت و نبوت کی ادائیگی کا حکم —اور آپ کا فرعون کو دعوت پہنچانا

سُوْرَةُ طٰهٰ

رکوع 3

فرعون کی سرکشی اور جادو گروں کی حق پرستی

- موسیٰ علیہ السلام کی فرعون کو اس کے دربار میں ایمان کی دعوت
- موسیٰ اور حضرت ہارون (علیہما السلام) کے ساتھ فرعون کا مکالمہ
- فرعون کا تمرد و تکبر
- موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کے جادو گروں کے درمیان مقابلہ
- میدان مقابلہ میں حضرت موسیٰ کی تقریر
- معجزے اور سحر میں فرق
- جادو گروں کا اعتراف حق
- ایمان کی حلاوت اور اس کا کرشمہ

رکوع 4

فرعون کی ہلاکت

- فرعون کا موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کا تعاقب
- فرعون اور اس کے لشکروں کی سمندر میں غرقابی
- مصر سے بنی اسرائیل کے خروج (Exodus) کے بعد کے حالات
- بنی اسرائیل پر اللہ کے احسانات کا ذکر
- رب کی ملاقات کے شوق میں موسیٰ علیہ السلام کی عجلت
- سامری کا فتنہ
- موسیٰ (علیہ السلام) کا قوم پر عتاب (اور قوم کا عذر)

سُوْرَةُ طٰهٰ

رکوع 5

قوم کی گمراہی اور حضرت ہارون کا طرزِ عمل

- قوم کی گمراہی کے حوالے سے حضرت ہارون (علیہ السلام) کے طرزِ عمل کی وضاحت — اس فتنے سے ان کی بریت
- بنی اسرائیل کی ہٹ دھرمی
- موسیٰ علیہ السلام کی سامری سے بازپرس اور اس کو شدید دنیاوی سزا- آخرت کے عذاب کی بھی نوید
- موسیٰ علیہ السلام کی سرگذشت کا اختتام
- اس داستان کے پس منظر میں قریش کو خطاب اور دعوتِ عبرت و نصیحت
- قرآنِ کریم سے اعراض کا ذکر (مَنْ اَعْرَضَ عَنْهُ فَاِنَّهٗ يَحْمِلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وِزْرًا)

رکوع 6

احوالِ قیامت

- یومِ قیامت کے مناظر اور اس کی سزا
- پہاڑوں اور زمین کا مستقبل
- روز قیامت شفاعت کی حقیقت (شفاعت کا صحیح اور غلط تصور)
- قرآن کی حقانیت (اس کے دو وصف)
- عجلت سے احتراز کی ہدایت
- علم میں اضافے کی دعا (کی ہدایت)

سُوْرَةُ طٰهٰ

رکوع 7

قصہ آدم وابلیس

- اللہ تعالیٰ کے قانونِ جزاوسزا کی وضاحت
- ابلیسِ بنی آدم کا دشمن ہے
- دنیاوآخرت کی ناکامی سے بچنے کے لیے وحی کی دعوت ہے
- اس کے مقابلے میں شیطانی دعوت دھوکے کی دعوت ہے
- جو لوگ قرآن سے اعراض کریں گے،ان کے لیے دنیا میں تنگ معیشت اور آخرت میں عذاب اور وہاں اندھا بنا کر اٹھایا جائے گا

رکوع 8

نبی اکرم (ﷺ) سے خصوصی خطاب

- رسول اکرم ﷺ کو مشرکینِ مکہ کے فرعونی اور طاغوتی رویوں کے خلاف صبر کی تلقین اور نماز کی تاکید
- دنیا کی زینت جو دوسروں کو دی گئی اسے آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھنے کی ہدایت
- تربیت کے لیے نماز اہمیت (اور حکمت)۔
- مشرکین مکہ کو آخری وارننگ – اس رسول اور اس کی دعوت پر ایمان لانے کے لیے تیار نہیں تو ٹھیک ہے پھر انتظار کرو، عنقریب قیامت آجائے گی اور فیصلہ کردیا جائے گا کہ کون حق پر تھا اور کون باطل پر؟

مطالعہ سُوْرَۃُ طٰهٰ

- 135 آیات
- 8 رکوع
- 9 قرآن کلاسز
- 19 اضافی موضوعات پر ضمیمے (تفصیل اگلی سلائیڈ میں)
- کل فعل (Verbs) ~ 394

I	II	III	IV	V	VI	VII	VIII	IX	X
ثلاثی مجرد	تفعیل	مفاعلہ	افعال	تفعّل	تفاعل	انفعال	افتعال	افعلال	استفعال
~ 272	20	2	71	6	2	2	18	0	1

سُوْرَةُ طٰہٰ ۔اضافی مباحث اور ضمیمے

1. قصہ ٔموسیٰ علیہ السلام کی نسبت سے، مقاماتِ موسیٰ علیہ السلام (کا تعارف مع نقشہ جات)
[مصر تا مدین اور مدین تا مصر سفر- سمندر کے عبور کی جگہ خلیج سوئز (سویس) کے شمال میں "عیون موسیٰ" کا مقام - مدین(Madyan)، وادی سیناء، کوہِ طور، خلیج سوئز]

2. انبیاء کی دعوت اور عوامی تحریکات: ایک اصولی فرق

3. کیا موسیٰ علیہ السلام کی زبان میں لکنت تھی؟

4. فرعون کا بنی اسرائیل کے بچوں کا قتل کرنا

5. موسیٰ علیہ السلام کے زندگی کے یہ واقعات اور آج کے مایوس کن حالات میں مسلمانوں کے لیے سبق

6. مشکلات سے بچنے اور امور میں آسانی کی قرآنی و مسنون دعائیں

7. تخلیق اور ہدایت کا باہمی تعلق (آیت ۵۰ کی روشنی میں تفصیلی ضمیمہ)

8. ہلاکت (بددعائیہ کلمات) اور ہلاک کرنا/ہلاک ہونا کے لیے قرآن میں آئے الفاظ (اور ان کا فرق)

9. قصہ فرعون اور موسیٰ علیہ السلام - (اسباق و رموز)

سُوْرَةُ طٰهٰ ۔اضافی مباحث اور ضمیمے

10. عجلت پسندی (قرآن و احادیث کی روشنی میں تفصیلی ضمیمہ)
11. سامری اور اس کا فتنہ
12. مختلف انسانی تہذیبوں میں گائے کا تقدس —وجوہات
13. اعتکاف (اس کی تفصیلات)
14. شفاعت (شفاعت حقہ اور شفاعت باطلہ پر تفصیلی ضمیمہ)
15. قصہ آدم و ابلیس (اس سورت میں موقع و محل) -اسباق و رموز و نتائج
16. قصہ آدم ابلیس-قرآن اور انجیل (بائبل) میں قصے کے اہم فروق
17. ابلیس کا ذریتِ آدم کو ورغلانے میں اہم ہدف!
18. لفظ "زوج" کی لغوی و اصطلاحی تحقیق (بیوی کے لیے قرآن میں استعمال ہونے والے الفاظ)
19. قرآن سے اعراض اور اس کے نتائج (قرآن سے اعراض کیا ہے؟ اعراض کی اقسام، اور اس کے عواقب

سُوْرَۃُ طٰهٰ کی روشنی میں زندگی میں عملی اقدامات

1. **باقاعدہ نماز اور ذکر:** نمازوں کو قائم رکھنا اور ان کی پابندی کرنا تاکہ اللہ سے تعلق مضبوط ہو۔ ہمیشہ اللہ کے ذکر میں مشغول رہنا تاکہ ذہن و دل میں خشوع اور روحانی بیداری پیدا ہو۔

2. **اللہ کے سامنے اطاعت اور بھروسہ:** زندگی کے ہر معاملے میں اللہ کی مرضی کے آگے سرِ تسلیم خم کرنے کی کوشش کرنا۔ مشکل حالات میں اللہ کے منصوبے پر بھروسہ کرنا، جیسا کہ سورۃ طٰہٰ میں حضرت موسیٰؑ کے واقعے میں بتایا گیا ہے

3. **نیکی پر ثابت قدمی:** حضرت موسیٰؑ نے فرعون جیسے جابر و متکبر حکمران کے سامنے بارہا حق کا پیغام پیش کیا اور تمام رکاوٹوں، دھمکیوں اور آزمائشوں کے باوجود اپنی دعوت کے مشن سے پیچھے نہ ہٹے۔ یہ ہمیں یہ سبق دیتا ہے کہ حق کے راستے پر چلنے کے لیے استقامت، حوصلہ اور مسلسل محنت ضروری ہے۔

ہمارے لیے اس میں عملی سبق کہ ہم نہ صرف ذاتی زندگی میں نیکی پر قائم رہیں بلکہ معاشرتی سطح پر بھی نیکی اور بھلائی کو فروغ دینے کے کاموں میں شریک ہوں۔

اقامتِ دین کا مطلب ہے کہ دین کے اصولوں کو نہ صرف اپنی ذاتی زندگی میں نافذ کیا جائے بلکہ معاشرے میں بھی انہیں غالب کرنے کی جدوجہد کی جائے۔ یہ کام صبر، حکمت اور مستقل مزاجی کے بغیر ممکن نہیں۔

جب حالات مشکل ہوں، معاشرہ بے دینی کی طرف جا رہا ہو یا دین کے کام کرنے والوں میں اضمحلال کے آثار ہوں، تب سب سے زیادہ ضرورت استقامت کی ہوتی ہے۔ ہمیں قرآن و سنت سے رہنمائی لے کر اقامتِ دین کے مبارک کام کو جاری رکھنا چاہیے اور یہ یقین رکھنا چاہیے کہ کامیابی آخر کار اہلِ حق ہی کے حصے میں آئے گی۔

سُوْرَةُ طٰهٰ کی روشنی میں زندگی میں عملی اقدامات

4. **اجتماعی تعاون:** معاشرے کی بھلائی (کمیونٹی پروجیکٹس) کی سرگرمیوں میں تعاون اور اتحاد پر زور دینا۔ایسا ماحول پیدا کرنا جہاں لوگ مشترکہ مقاصد کے لیے ایک دوسرے کا ساتھ دیں، جیسا کہ موسیٰؑ اور ہارونؑ کی شراکت داری میں نظر آتا ہے

5. **معجزات اور نشانیوں کی قدر:** اللہ کی نشانیوں کو دیکھنا اور ان کی قدر کرنا، ان چھپے ہوئے معجزات کو بھی پہچاننا جو اکثر نظرانداز ہو جاتے ہیں۔اپنی زندگی کے تجربات کو اللہ کی قدرت کی نشانیوں سے جوڑ کر ایمان کو مزید مضبوط کرنا۔

6. **احتساب اور خود احتسابی:** اپنے اعمال اور نیتوں پر غور کرتے رہنا تاکہ جواب دہی کا احساس پیدا ہو۔اپنی کوتاہیوں کو درست کرنے کے لیے پیش قدمی کرنا اور خود کو بہتر بنانے کی کوشش جاری رکھنا۔

7. **رحمت اور عدل کا توازن:** ایک مومن کو چاہیے کہ وہ اپنی ذاتی اور اجتماعی زندگی میں ایسے فیصلے کرے جو نہ تو ظلم پر مبنی ہوں اور نہ ہی ایسے نرمی والے ہوں جو عدل کو مجروح کر دیں۔اس توازن کو اختیار کرنے سے انسان اللہ کی صفات کو بہتر سمجھ سکتا ہے اور اپنی زندگی میں اللہ کی رحمت اور عدل دونوں کا عکس پیدا کر سکتا ہے۔عدل اور رحمت ایک دوسرے کے مخالف نہیں بلکہ ایک دوسرے کے ساتھ مل کر ایک کامل اور متوازن نظام بناتے ہیں۔ ذاتی تعلقات، گھریلو زندگی، معاشرتی معاملات اور فیصلوں میں یہ ضروری ہے کہ ہم عدل یعنی انصاف کو قائم رکھیں تاکہ کسی پر ظلم نہ ہو اور حق دار کو اس کا حق ملے۔ساتھ ہی ساتھ، جہاں ممکن ہو وہاں نرمی، درگزر اور معافی سے کام لینا چاہیے تاکہ تعلقات میں سختی اور تلخی پیدا نہ ہو۔

سُوْرَةُ طٰهٰ کی روشنی میں زندگی میں عملی اقدامات

8. **تاریخی اسباق پر غور و فکر**: سورۃ طٰہٰ میں بیان کردہ تاریخی واقعات ہمیں یہ سبق دیتے ہیں کہ مشکلات اور آزمائشیں ہمیشہ سے انبیاء اور ان کے ماننے والوں کے راستے میں آئی ہیں۔ حضرت موسیٰؑ نے فرعون جیسے طاقتور دشمن کا سامنا اللہ پر بھروسہ اور ثابت قدمی کے ساتھ کیا۔اسی طرح نبی اکرم ﷺ نے مکہ میں شدید مخالفت، بائیکاٹ اور ظلم برداشت کیا، لیکن کبھی مایوس نہ ہوئے

مسلمانوں کو آج کے مشکل حالات سے مایوس نہیں ہونا چاہیے بلکہ اللہ پر مکمل اعتماد اور توکل اختیار کرنا چاہیے۔ صبر، استقامت اور امید کے ساتھ مشکلات کا سامنا کرنا چاہیے، کیونکہ قرآن ہمیں یاد دلاتا ہے کہ "اللہ کی مدد صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے"

مایوسی پھیلانے والوں کو پہچاننا اور ان کی حوصلہ شکنی کرنا بھی ضروری ہے تاکہ امت کا حوصلہ کمزور نہ ہو۔ایک حقیقی مومن اپنے رب کی رحمت سے کبھی مایوس نہیں ہوتا، بلکہ مشکل وقت کو اپنی روحانی ترقی، اجتماعی اتحاد اور اللہ کی طرف رجوع کا ذریعہ بناتا ہے۔ یہی طرزِ عمل انبیاء کرام اور صالحین کا رہا ہے اور یہی مسلمانوں کی کامیابی کا راستہ ہے۔

سُوْرَةُ طٰهٰ (محاورات/ضرب الامثال/آفاقی حقائق)

قرآنِ مجید کا ایک نمایاں اسلوب یہ ہے کہ اس میں ایسے فقرے، محاورے، اور ضرب الامثال بیان ہوئے ہیں جو انسانی فہم پر گہرا اثر ڈالتے ہیں اور بعد میں زبانِ عام و خاص کا حصہ بن گئے۔ سورۃ طٰہٰ میں ہمیں ایسی کئی تعبیرات ملتی ہیں جو نہ صرف ادبی حسن رکھتی ہیں بلکہ آفاقی حقائق اور ابدی اصول بیان کرتی ہیں۔ یہ تمام تعبیرات قرآن کو نہ صرف ایک کتابِ ہدایت بلکہ زبان، فکر اور تہذیب کی تشکیل کرنے والی آفاقی کتاب بنا دیتی ہیں۔

1. وَاجْعَل لِّي وَزِيرًا مِّنْ أَهْلِي (29) هَارُونَ أَخِي (30) اشْدُدْ بِهِ أَزْرِي (31):اور میرے لیے میرے اپنے کنبے سے ایک وزیر مقرر کر دے، ہارونؑ، جو میرا بھائی ہے، اُس کے ذریعہ سے میری کمر مضبُوط کر" کمر مضبوط کرنا — یہ محاورہ "کمر مضبوط کرنا" یا "ہاتھ مضبوط کرنا" آج بھی رائج ہے، اور اس کا مطلب مدد گار پانا، اپنی طاقت بڑھانا ہے۔

2. وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا:اور نگاہ اُٹھا کر بھی نہ دیکھو دُنیوی زندگی کی اُس شان و شوکت کو جو ہم نے اِن میں سے مختلف قسم کے لوگوں کو دے رکھی ہے- " آنکھ اٹھا کر دیکھنا" یا "کسی کو خاطر میں لانا" ایک محاوراتی تعبیر ہے، جو حسد اور لالچ سے بچنے کی اخلاقی تعلیم دیتی ہے۔ یہ آفاقی اصول ہے کہ انسان اپنی توجہ اصل مقاصد پر رکھے اور دنیاوی چمک دمک پر نہ فریفتہ ہو

3. وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ أَتَىٰ : اور جادو گر کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا، خواہ کسی شان سے وہ آئے - یہ ایک ضرب المثل کی طرح ہے، کہ باطل چاہے کتنی چالاکی کرے، آخر کار ناکام ہو گا۔ یہ جملہ آج بھی دھوکہ دہی اور فریب کے انجام کو بیان کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے

سُوْرَةُ طٰهٰ (محاورات/ضرب الامثال/آفاقی حقائق)

4. وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰی : اور انجام کی بھلائی تقویٰ ہی کے لیے ہے - یہ آفاقی حقیقت ہے کہ انجامِ کار میں کامیابی تقویٰ والوں ہی کی ہوتی ہے۔ یہ بات اجتماعی اخلاقیات اور عدل پر قائم معاشرے کی بنیاد بن سکتی ہے

5. إِنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ : قیامت کی گھڑی ضرور آنے والی ہے - یہ حتمی اور آفاقی حقیقت ہے، جو انسان کو یاد دہانی کراتی ہے کہ دنیا عارضی ہے اور حساب کتاب کا دن آنا یقینی ہے۔

6. لِتُجْزَىٰ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا تَسْعَىٰ : تاکہ ہر متنفّس اپنی سعی کے مطابق بدلہ پائے - یہ آفاقی انصاف کا اصول ہے: ہر شخص کو اس کی کوشش اور عمل کے مطابق بدلہ ملے گا۔ یہ دنیاوی اور اخروی دونوں عدل پر صادق آتا ہے۔

7. رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي: پروردگار، میرا سینہ کھول دے - "سینہ کھول دینا" آج بھی اردو میں محاورہ ہے، اور شرحِ صدر، کھلے دل، وسعتِ نظر اور برداشت کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ دعا اور نفسیاتی سکون کا جامع مفہوم رکھتا ہے

8. وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّن لِّسَانِي: اور میری زبان کی گرہ سُلجھا دے - " زبان کی گرہ کھول دینا " فصاحت و بلاغت اور بات کو مؤثر طور پر بیان کرنے کی تمثیل ہے۔ آج بھی یہ محاورہ کسی کے اظہارِ بیان میں آسانی کے لیے کہا جاتا ہے۔

9. وَالسَّلَامُ عَلَىٰ مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَىٰ : اور سلامتی ہے اُس کے لیے جو راہِ راست کی پیروی کرے - یہ ایک نہایت جامع جملہ ہے جو صلح، امن اور خیر خواہی کے پیغام کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ آج بھی یہ جملہ سفارتی اور دعوتی گفتگو میں بطور مثال لیا جاتا ہے۔

سُوْرَۃُ طٰہٰ (محاورات/ضرب الامثال/آفاقی حقائق)

10. إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّأُولِي النُّهَىٰ: یقیناً اِس میں بہت سی نشانیاں ہیں عقل رکھنے والوں کے لیے - یہ جملہ غور و فکر کی دعوت دیتا ہے اور علمی و عقلی تحقیق کی آفاقی بنیاد فراہم کرتا ہے۔ "اہلِ عقل کے لیے نشانیاں" آج بھی غور و فکر پر ابھارنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

11. مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَىٰ : اِسی زمین سے ہم نے تم کو پیدا کیا ہے، اِسی میں ہم تمہیں واپس لے جائیں گے اور اسی سے تم کو دوبارہ نکالیں گے - یہ زندگی اور موت کی حقیقت کو جامع انداز میں بیان کرنے والی آفاقی حقیقت ہے۔ "مٹی سے پیدا ہونا اور اسی میں لوٹ جانا" آج بھی روزمرہ زبان میں انسانی حقیقت کے بیان کے لیے کہا جاتا ہے

12. وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرَىٰ : جس نے جھوٹ باندھا وہ ناکام ہوا - یہ جملہ بطور اصول اور محاورہ دونوں استعمال ہوتا ہے کہ جھوٹ گھڑنے والا آخر کار رسوا اور ناکام ہوتا ہے۔

13. وَلَا يَمْلِكُ لَهُمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا : اور نہ وہ ان کے نفع و نقصان کا اختیار رکھتا ہے - یہ آفاقی حقیقت توحید کی اساس ہے کہ نفع و نقصان کا مالک صرف اللہ ہے۔ یہ جملہ عقیدۂ توحید کو واضح کرنے کے لیے مستقل طور پر دہرایا جاتا ہے۔

14. وَسِعَ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا : ہر چیز پر اُس کا علم حاوی ہے -ایک آفاقی حقیقت جو اللہ کے علم کی ہمہ گیریت کو بیان کرتی ہے

15. وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا : وہ یقیناً ناکام ہو گا جو ظلم کا بوجھ لے کے آئے گا - یہ ظلم کے انجام پر آفاقی تبصرہ ہے، اور عدل و انصاف کے ابدی اصول کو بیان کرتا ہے کہ ظلم کا بوجھ اٹھانے والا کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔

سُوْرَةُ طٰهٰ

اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنا بِالْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَاجْعَلْهُ لَنَا اِمَامًا وَّ نُوْرًا وَّ هُدًى وَّ رَحْمَةً ، اَللّٰهُمَّ ذَكِّرْنا مِنْهُ مَا نَسِيْنا وَعَلِّمْنا مِنْهُ مَا جَهِلْنا ، وَارْزُقْنِا تِلَاوَتَهٗ اٰنآءَ الَّيْلِ وَ اٰنآءَ النَّهَارِ ، وَاجْعَلْهُ لَنا حُجَّةً يَّا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اٰمِيْن

اے اللہ ہم پر قران کریم (کے توسط) سے رحم فرمااور اسے ہمارے لیئے امام اور نور اور ہدایت اور رحمت بنا دے اے اللہ اس میں سے جو ہم بھول گئے ہیں وہ ہمیں یاد کرادے اور جو نہیں جانتے وہ ہمیں سکھلادے اور ہمیں توفیق دے کہ دن اور رات کے اوقات میں اسکی تلاوت کریں اور اس (قرآن) کو ہمارے حق میں حجت بنادے آمین ۔

سوال
تبصره

m.eqbal@gmail.com

+974 333 66 830